روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۰/۷۵ | ہفتہ | ربیع الاول ۱۴۱۱ھ، ۲۲ تبوک ۱۳۶۹ہش، ۲۲، ستمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۶۵

خدا تعالیٰ کی رحمت کے نشان

"ہم ساری دنیا میں یہ اعلان کرنے کا حق رکھتے ہیں. خدا کی قسم آج بھی وہ یار ہمارے دَر پر ہے. ہماری پُشت پر کھڑا ہے. ہمارے ساتھ اپنی رفاقت اور پیار کا اظہار کرتا چلا جا رہا ہے. اور ساری دنیا میں خدا تعالےٰ کی رحمت اور شفقت اور رأفت کے نشان احمدیوں کے حق میں ظاہر ہو رہے ہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ
ضمیمہ ماہنامہ مصباح جولائی ۱۹۹۰ء صکا)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"افسوس کا مقام ہے کہ یہ دنیا چند روزہ ہے لیکن اس کے لئے وہ وہ کوششیں کی جاتی ہیں کہ گویا کبھی یہاں سے جانا ہی نہیں. انسان کیسا غافل اور ناسمجھ ہے کہ علانیہ دیکھتا ہے کہ یہاں کسی کو ہمیشہ کے لئے قیام نہیں ہے. لیکن پھر بھی اس کی آنکھ نہیں کھلتی. اگر یہ لوگ جو بڑے کہلاتے ہیں اس طرف توجہ کرتے تو کیا اچھا ہوتا. دنیا کی عجیب حالت ہو رہی ہے جو ایک درد مند دل کو گھبرا دیتی ہے. بعض لوگ تو کھلے طور پر طالب دُنیا ہیں اور ان کی ساری کوششیں اور تگ و دَو دنیا تک محدود ہے. لیکن بعض لوگ ہیں تو اسی مردُود دنیا کے طلبگار. مگر وہ اس پر دین کی چادر ڈالتے ہیں. جب اس چادر کو اُٹھایا جاوے تو وہی نجاست اور بدبُو موجود ہے یہ گروہ پہلے گروہ کی نسبت زیادہ خطرناک اور نقصان رساں ہے. اکثر لوگ جب ان دینداروں کی حالت کو دیکھتے ہیں تو وہ دہریئے ہو جاتے ہیں. اس لئے کہ ان کے اعمال کو ان کے اقوال کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا. سُننے والے جب ان کی باتوں کو سُن کر پھر ان کے اعمال کو دیکھتے ہیں تو ان کا ایمان بالکل جاتا رہتا ہے. اور وہ دہریہ ہو جاتے ہیں"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۴۱-۱۴۲)

○ عزیزہ مکرمہ صاحبزادی محمودہ رحمٰن صاحبہ و مکرم نفیس الرحمٰن صاحب حال کنساس سٹی امریکہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۵ جون ۱۹۹۰ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے. سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کا نام "طاہرہ عنبر" عطا فرمایا ہے. نومولود محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کی نواسی اور محترم شیخ لطف الرحمٰن صاحب لاہور کی پوتی ہے.

اللہ تعالےٰ سے دُعا ہے کہ وہ اپنے فضل و کرم سے نومولودہ کو صحت و تندرستی والی طویل عمر عطا کرے نیک اور خادمۂ دین بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو.

روس اور مشرقی یورپ کے ممالک کیلئے وقف عارضی سکیم میں شرکت کریں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں سوویت یونین اور مشرقی یورپ کے ممالک کے لئے وقف عارضی کی سکیم جاری فرمائی ہے. جماعت احمدیہ کے ایسے افراد جو چند دنوں سے لے کر چند ہفتوں یا مہینوں تک کا وقت نکال سکتے ہوں اور اس مقصد کیلئے اخراجات برداشت کر سکتے ہوں ان سے درخواست ہے کہ وہ اس بابرکت سکیم میں حصہ لیں اور حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر لبیک کہیں. اس سکیم میں آپ خود یا اپنے دوستوں یا اپنے اہل خانہ کے ہمراہ حصہ لے سکتے ہیں اور سال میں کسی بھی وقت خود کو پیش کر سکتے ہیں.

اس سکیم کا مقصد احمدیت کی اشاعت اور خصوصاً روس میں موجود احمدیوں کو تلاش کرنا ہے جو اس وقت ہمارے علم میں نہیں ہیں. یہ ایک انتہائی اہم اور فوری نوعیت کی تحریک ہے. اس مقصد کے لئے احباب جماعت کو فوری طور پر آگے آنا چاہیئے. اللہ تعالےٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کرے

تکبّر اور نفاق، تمسخر کا لازمی نتیجہ ہیں

ارشادات سیّدنا حضرت فضل عمر. اللہ آپ سے راضی ہو

"ہنسی، تمسخر اور ٹھٹھے کی ابتدا ہمیشہ تکبر سے پیدا ہوتی ہے اور ان کا انجام بھی ہمیشہ منافقت اور تکبر ہی ہوتا ہے قرآن شریف میں جہاں خدا تعالےٰ نے لوگوں کے فتنہ اور فساد کے مٹانے کیلئے احکام بیان فرمائے ہیں وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ کسی سے ہنسی اور تمسخر نہ کرو. کیونکہ اس سے انسان صرف اوروں کو ہی نقصان نہیں پہنچاتا بلکہ اس میں بھی تکبر اور نفاق پیدا ہو جاتا ہے اور یہ دونوں باتیں تمسخر اور ہنسی کا لازمی نتیجہ ہیں جو کہ انسان کی ہلاکت کا باعث ہوتی ہیں. دوسرے انسان اسی وقت تمسخر کرتا ہے جبکہ اسے حقیر اور اپنے سے کم درجہ پر سمجھتا ہے. ورنہ کوئی انسان یہ جرأت کبھی نہیں کر سکتا کہ اپنے سے معزز انسان کو بھی مخول کرتے. اس لئے جب کوئی مخول کرے گا تو اسی سے کرے گا جس کو وہ اپنے سے کمتر سمجھے گا. اور یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ جس سے کوئی تمسخر کرتا ہے اس کو اپنے سے چھوٹا سمجھتا ہے اور یہ اس کے تکبر اور خود پسندی کی علامت ہے یا وہ انسان کسی سے تمسخر کرتا ہے جو صاف اور سیدھی بات کرنے کی جرأت نہیں رکھتا. جس کا انجام نفاق ہوتا ہے لوگوں میں ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی ہنسی اور مخول کی عادت پھیلتی جاتی ہے. لیکن جو انسان اس عادت بد کو نہیں چھوڑتا اسے بہت برا خمیازہ اٹھانا پڑتا ہے. جو انسان تمسخر کرتا ہے. گو ابتداء میں اس میں تکبر اور بڑائی نہ بھی ہو تو ہوتے ہوتے وہ دوسروں کو حقیر سمجھنے لگ جاتا ہے یا اس میں سے حق گوئی کی جرأت ماری جاتی ہے اور اس میں نفاق پیدا ہو جاتا ہے. اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم کیوں کسی سے ہنسی اور مخول کرتے ہو تمہیں کیا معلوم کہ خدا کے نزدیک کون بڑا اور کون چھوٹا ہے."

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۸ دسمبر ۱۹۱۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۲۲۔ تبوک ۱۳۶۹ ہش ۲۲۔ ستمبر ۱۹۹۰ء

ذکر الٰہی کی اصلیّت

بعض باتیں ہم کرنی تو چاہتے ہیں لیکن یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس طرح کریں۔ یا تو ان باتوں کو غلط طریق پر کرنا شروع کر دیا جاتا ہے یا انہیں نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔ اور اس طرح ہم صحیح عمل سے بھی محروم ہو جاتے ہیں اور پسندیدہ نتائج سے بھی۔ مثلاً اسی بات کو لیجے کہ خدا کی راہ میں مشکلات برداشت کرو۔ اگر یہ معلوم نہ ہو کہ خدا کی راہ سے کیا مطلب ہے اور مشکلات کس قسم کی اور کس طرح برداشت کرنا مقصود ہے تو ہو سکتا ہے کوئی شخص اللہ اللہ کرتے ہوئے پانی میں ایک ٹانگ پر کھڑا ہو جائے اور سمجھے کہ یہ مشکل خدا کی خاطر برداشت کی جا رہی ہے یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دل سے خدا کو یاد کرنا چاہیئے تو کوئی شخص اس راہ کو اختیار کرلے کہ دل سے آواز نکلے اور اسی کی مشق کرتا رہے اور جب سانس لیتے ہوئے وہ عجیب سی آواز نکالے تو سمجھ لے کہ خدا کو دل سے یاد کیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اصلیت کے علم کے بغیر کوئی کام ٹھیک طرح کیا ہی نہیں جا سکتا اور نتائج بھی ارادے کے مطابق حاصل نہیں کئے جا سکتے۔

ذکر الٰہی کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ

”ذکر الٰہی سے مراد یہ نہیں کہ تسبیح پکڑ لے بلکہ ذکر سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک کام شروع کرتے وقت اس کو اس بات کا دھیان ہو کہ آیا یہ کام خدا تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تو نہیں۔“

گویا کہ ہر بات میں خدا تعالیٰ کی مرضی اور اس کے احکام کا خیال رکھنا اور اس کے مطابق عمل کرنا۔ ذکر الٰہی ہے۔ انسان جس غرض کیلئے پیدا کیا گیا ہے اور اس کا ماحول جس جس نیکی کا اس سے تقاضا کرتا ہے اس کا بجا لانا اور اس میں پورا اترنا ہی ذکر الٰہی ہے۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ وہ فرمایا کرتے تھے کہ جب تک خدا نہیں کہتا کہ عبدالقادر کھانا کھا میں کھانا نہیں کھاتا۔ اس سے یہ تو ہرگز مراد نہیں کہ ہر کھانے کے وقت خدا تعالیٰ حضرت سے کہتا تھا کہ اٹھ اور کھانا کھا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ میں کھانا بھی خدا تعالیٰ کی مرضی ہی کے مطابق کھاتا ہوں۔ اور علی ھذا القیاس دیگر تمام کام بھی۔

پس اللہ تعالیٰ کی رضا کے پیش نظر جو کام بھی کیا جائے گا۔ وہ ذکر الٰہی کہلائے گا۔

کس کے چہرے میں کون آیا نظر
کس کا دل ہے زبان کس کی ہے
ہاتھ کس کا ہے، کس کا ہے کس بَل
تیر کس کا، کمان کس کی ہے

ـــــــ ابوالاقبال

○

مَیں اپنا تشخّص بن نہ سکا مَیں خود اپنی پہچان نہیں
اُمّید مری اُمّید نہیں، ارمان مرے ارمان نہیں

تصویر ہے جس کی آنکھوں میں دل جس کے ساتھ دھڑکتا ہے
مہمان ہے ساری دنیا کا وہ میرا ہی مہمان نہیں

جس آگ میں جلتا رہتا تھا اب اسکی تپش برفاب بنی
آنکھوں سے برستے اشکوں کا کیا دل پر یہ احسان نہیں

پہچاننے والے، لوگوں کو پہچان ہی لیتے ہیں اکثر
بدلے ہوئے چہرے سے بھی تو چھپنے کا کوئی امکان نہیں

دو چار قدم چلنا ہے جنہیں وہ زادِ سفر لے لیتے ہیں
مَیں دُور کا راہی ہوں میرے کاندھوں پہ کوئی سامان نہیں

اک سنگھم پر کچھ لوگ کھڑے اس سوچ میں ڈوبے رہتے ہیں
گر کفر کسی کا کفر نہیں ایمان بھی تو ایمان نہیں

جو بات کھٹکتی ہے دل میں وہ لب پر آکر رہتی ہے
مَیں سچ کہتا ہوں نسیم یہ سب کچھ کہہ لینا آسان نہیں

نسیم سیفی

○

فضیلت کا معیار ـ تقویٰ

ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمایا:۔ جہاں تک حسب و نسب کا تعلق ہے دینِ حق رنگ و نسل اور ملک و قوم اور محض خاندان کی وجہ سے کسی کو کوئی فوقیت نہیں دیتا۔ سچے مذہب نے جاہلیت کے سارے فخروں کو مٹا دیا ہے چنانچہ ”ایک ہی جان“ (ترجمہ) کے الفاظ میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ سب کے آباؤ اجداد ایک ہی ہیں کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں اور کسی کالے کو گورے پر اور نہ کسی گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل ہے۔ دینِ الٰہی نے تقویٰ کو فضیلت کا معیار ٹھہرایا ہے۔ یہی بنیاد ہے (دینِ حق کے) معاشرہ کی اور اس بنیاد پر ازدواجی رشتے استوار ہونے چاہئیں۔“ (خطبہ فرمودہ ۶۵، نومبر ۱۹۸۲ء)

(مرسلہ از شعبہ رشتہ ناطہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ کے درباروں میں حاضری دینا کبھی نہ چھوڑیں

جو پنجوقتہ نماز کے دربار میں روزانہ حاضری دیں ان سے رمضان کی برکتیں کبھی نہیں جاتیں

اللہ کا ایک دربار آدھی رات کے وقت بھی لگتا ہے جس کا دل چاہے علیحدہ ملاقات کا وقت حاصل کر لے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ ۔ بتاریخ ۲۷ شہادت ہش ۱۳۶۹ (۲۷ اپریل ۱۹۹۰ء) بمقام بیت الفضل ۔ لندن

(عید الفطر کے روز حضور ایدہ اللہ نے خطبہ عید الفطر کی طوالت کیوجہ سے جمعہ کا خطبہ نہایت مختصر طور پر ارشاد فرمایا۔ اس لطیف اور روح پرور خطبہ کا مکمل متن ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جاتا ہے ۔ ادارہ)

حضور ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز نے فرمایا

" وہ ایک مہینہ رمضان کا جو ابھی گزرا ہے وہ یوں معلوم ہوتا ہے جیسے خدا تعالٰی ہر سال ایک مہینے کے لئے دربار لگاتا ہے۔ اور بادشاہوں کا بھی یہی طریق ہے کہ وہ کبھی کبھی کچھ دن دربار لگانے کے مخصوص کر لیتے ہیں ، وہ لوگ جن کی عام طور پر رسائی نہ ہو وہ دربار میں حاضر ہو کر اپنی مناجات پیش کرتے ہیں ۔ اپنی حاجات پیش کرتے ہیں اور اس طرح ان کی اس دربار تک ایسے رسائی ہوتی ہے کہ بالعموم خالی ہاتھ نہیں لوٹتے ، اللہ تعالٰی کی بھی ایک شان ہے کہ اس نے کئی قسم کے اپنے دربار جاری فرمائے ہوئے ہیں ۔

ایک مہینے کا یہ خصوصی دربار تو اب ختم ہوا ۔ لیکن آپ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالٰی کے ہاں یہ صرف ایک مہینہ ہی دربار کا نہیں ، ایک پنجوقتہ کا روزانہ دربار بھی تو لگتا ہے ۔ وہ لوگ جو احساس کرتے ہیں کہ رمضان اپنی برکتیں لے کر چلا گیا میں اُن کو یاد کراتا ہوں کہ وہ لوگ جو پنجوقتہ دربار کی حاضری دینے والے ہیں اُن سے رمضان کبھی برکتیں لے کر نہیں جایا کرتا ۔ برکتیں چھوڑ کر جایا کرتا ہے ۔ پھر اسی طرح ہفت روزہ دربار بھی تو لگتا ہے اور سب سے عالیشان وہ دربار ہے جو محرم راز لوگوں کا دربار ہے جو آدھی رات کے وقت لگتا ہے ۔ اسے تہجد کا دربار کہا جاتا ہے جس میں وہ لوگ جو دنیا کی نظر سے الگ ہو کر چھپ کر خدا سے ملنا چاہتے ہیں وہ اُٹھ کر خدا کے حضور حاضری دیتے ہیں ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں مطلع فرمایا ہے کہ اس وقت کثرت سے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے اور خدا تعالٰی سے بندوں کا تعلق قائم کرنے کے لئے ایک خاص نظام جاری رہتا ہے ۔ وہی نظام ہے جو لیلۃ القدر کی صورت میں ایک غیر معمولی شان کے ساتھ رمضان کے مہینے میں بھی دوبارہ لگتا ہے لیکن وہ عام نظام دربارِ خاص کا تو خاص بندوں کے لئے علیحدہ ملاقاتوں کے لئے لگایا جاتا ہے ۔ اس کی ایک اپنی شان ہے ۔

میرا تجربہ ہے کہ کثرت سے ملاقاتوں کا موقع ملتا ہے ۔ بیسیوں ملکوں میں میں پھرا ہوں ۔ بیسیوں بڑے بڑے ملکوں کی سینکڑوں جماعتوں سے ملاقاتیں ہوئیں لیکن پھر بھی کچھ لوگ تشنگی کا اظہار کرتے ہیں کہ علیحدہ ملاقات کا وقت دیں اور بعض دفعہ اتنا اصرار کرتے ہیں کہ وقت نہ ہوتے ہوئے بھی وقت نکالنا پڑتا ہے ۔

اللہ کی عجیب شان ہے روزانہ علیحدہ ملاقات کا وقت دیتا ہے اور آدھی رات کے بعد سے یہ دربار لگ جاتا ہے کہ جس کو توفیق ہے وہ حاضر ہو جائے ۔ تو میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ اگر رمضان کے دربار کو زندہ رکھنا ہے ۔ اس سے فائدے جاری رکھنے ہیں تو ان درباروں میں حاضری دینا نہ چھوڑیں ، پھر دیکھیں کہ .... کوئی رمضان بھی آپ سے برکتیں لے کر نہیں جائے گا بلکہ اَبدی برکتیں آپ کی جھولی میں ڈالتا چلا جائے گا ، اللہ تعالٰی ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

ٹیلیفون کا استعمال

نون۔ سین

آج سے ۲۶ سال قبل میں نائیجیریا میں تھا یہاں ہماری جماعت ایک ہفتہ وار انگریزی اخبار دی ٹروتھ شائع کرتی تھی۔ لوگوں سے یوں تو کسی نہ کسی رنگ میں گفتگو کا موقعہ ملتا تھا اور اخبارات میں بھی میں اپنے خیالات کا اظہار کرتا تھا۔ لیکن مجھے خیال آیا کہ ٹیلیفون کو بھی اس غرض کے لئے استعمال کرنا چاہیئے۔ چنانچہ میں نے ٹروتھ میں اعلان کیا کہ جو دوست مجھ سے مذہب کے بارے میں کوئی سوال پوچھنا چاہتے ہوں وہ جس وقت چاہیں مجھ سے ٹیلیفون پر بات کر سکتے ہیں۔ شروع میں تو یہ بات کچھ آسان سی لگی۔ لیکن پھر ایسا بھی ہونا شروع ہو گیا کہ رات کے بارہ بجے ہیں۔ میں سو رہا ہوں۔ ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی ہے اور بجتی چلی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ میں جاگ اٹھتا ہوں اور سوال یہ پوچھا جاتا ہے کہ آج عید کا چاند نکلا ہے کہ نہیں یا ایک اور موقع پر رات کے گیارہ بجے کسی نوجوان طالب علم نے ٹیلی فون کیا اور مجھ سے پوچھا کہ ہمارے کالج میں مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ کیا آپ مسٹر اے۔ بی۔ گیوا کو ہمارے کالج میں ہفتہ واری لیکچروں کے لئے بھیج سکتے ہیں۔ یہ مسٹر اے بی۔ گیوا ریڈیو پر بھی تقاریر کرتے تھے۔ اور مختلف کالجوں میں بھی جا کر طلباء سے مذہبی امور پر گفتگو کیا کرتے تھے۔ اب صرف ٹیلیفون رات کے وقت آنے لگے کبھی تعلیم کے متعلق سوال ہوتے تھے اور کبھی موازنہ مذاہب کے متعلق۔ اگرچہ کام کسی قدر مشکل معلوم ہوا۔ لیکن میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ تھا نہایت مفید اور دلچسپ۔ گذشتہ دنوں میں نے انگلستان کے ڈیلی ٹیلی گراف میں پڑھا کہ وہاں کے ایک دوست فادر مائیکل (جو بیڈلو نیٹ ورک پر پروڈیوسر رہ چکے تھے) نے اپنے کیتھولک چرچ کو اس بات پر آمادہ کیا۔ کہ وہ ٹیلی فون پر لوگوں سے گفتگو کرنے کا طریق اپنائے۔ چنانچہ تمام نیشنل اخبارات میں اشتہار دیا گیا۔ اس سے قبل تین ماہ تک یہ اشتہار انکے اپنے بلیٹن میں شائع ہوتا تھا۔ اور کیتھولک لوگوں سے اپیل کی گئی کہ وہ تین منٹ تک کسی بھی مشنری سے گفتگو کر سکتے ہیں۔ اس تین منٹ کی گفتگو کا معاوضہ ۳۸ پنس رکھا اور طریق یہ اختیار کیا گیا کہ اس تین منٹ کے دوران تین رومن کیتھولک مشنری اور ایک عوام الناس میں سے عورت گفتگو کریں گے اور بنیادی گناہ یا اقرار گناہ اور کیتھولک لوگوں میں طلاق یافتہ لوگوں کی حیثیت وغیرہ امور کے متعلق باتیں بتائیں گے۔ جن لوگوں نے اس بات کا ذمہ لیا ہے وہ اپنے آپ کو رونجات کیتھولک آرڈر "REDENMTORISTS" کہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اعلان کرتے چلے جائیں گے تاکہ ایسے لوگ جو کیتھولک ہونے کے باوجود کیتھولک چرچ سے پوری طرح وابستہ نہیں ہیں وہ بھی واپس کیتھولک چرچ میں آ جائیں۔ اور اپنی وابستگی کا بھرپور انداز میں اظہار کریں۔ یہ اعلان کیتھولک بلیٹن میں شائع ہونا شروع ہوا تو پہلے دو ہفتوں میں ۳۵۰۰ افراد نے اس سے فائدہ اٹھایا۔ اب معمول یہ ہو گیا ہے کہ ہر ہفتے ۵۰۰ افراد ٹیلیفون کرتے ہیں۔ اس "آرڈر" کا کہنا ہے کہ برطانیہ میں ہم وہ پہلے لوگ ہیں جنہوں نے اپنے عیسائی بھائیوں کو یہ خدمت پیش کی ہے۔ ہر ماہ وہ اپنے پیغامات کا متن بدلتے ہیں۔ مثلاً ایک موضوع یہ بھی ہے کہ کیا بائبل کی ہر بات سچی ہے اور کیا آپ کو ستاروں کا علم حاصل کر کے اسے اپنی زندگی کے ساتھ منسلک کرنا چاہیئے یا نہیں۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ سب سے زیادہ سوال کیتھولک طلاق یافتہ لوگوں کے متعلق ہونگے اور یہ پوچھا جائے گا کہ ان کو اپنے معاشرے سے کاٹ کر کیوں رکھ دیا جاتا ہے۔ اس پروگرام کو شروع کرنے کی ایک وجہ یہ بھی بتائی جاتی ہے کہ آئی ٹی وی (ITV) اور چینل ۴ پر پہلی دفعہ اس بات کی اجازت دے رہے ہیں کہ مذہبی اشتہارات براڈکاسٹ کئے جائیں بعض ممبران پارلیمنٹ برطانیہ اس پروگرام کو شک و شبہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ کوئی ایسا اشتہار دینے کی اجازت نہیں ہے جسکے متعلق یہ توثیق نہ کی جا سکے کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے درست ہے یا غلط اور اسی وجہ سے ان مذہبی اشتہارات میں یہ ضروری ہو جائے گا کہ وہ خدا اور جہنم کے حوالوں سے گریز کریں۔

میں نے جب نائیجیریا میں اعلان کیا تھا اور اس اعلان کو اب ۳۰ سال ہونے کو آتے ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ تو مجھے ایسی کوئی مشکل پیش نہیں آئی تھی کیونکہ میں نے یہ تہیہ کر رکھا تھا کہ زندگی کے جس شعبے کے متعلق بھی کوئی مذہبی سوال چاہے کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو پوچھا جائے گا۔ اس کا اپنی سمجھ بوجھ کے مطابق جواب دوں گا۔ یہ پروگرام خاصا مقبول بھی ہوا اور مفید بھی ثابت ہوا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

تعلیم کے اخراجات

گذشتہ روز سیالکوٹ میں ایک مقامی کالج نے جب فیس ۲۰ روپے سے بڑھا کر ۴۰ روپے ماہانہ کر دی تو طلباء نے چوک علامہ اقبال میں ایک اجتماع کیا۔ تقاریر بھی کیں اور نعرے بھی لگائے۔ اگرچہ اس سے پہلے وہ کچھ عرصہ ایسی ٹوپیاں پہن کر جو صوبائی وزیر تعلیم پہنتے ہیں خاموشی کے ساتھ اپنے جذبات کا اظہار بھی کرتے رہے۔ طلباء کے مطابق کالج نے فیس میں اضافہ وزیر موصوف کے حکم پر کیا ہے۔ احتجاج کرنے والوں نے ایک چارپائی پر تعلیم کا جنازہ رکھا ہوا تھا جس کا گلا گھونٹ کر حکومت کی پالیسیوں نے موت کے گھاٹ اتارا تھا۔ جو بینرز انہوں نے اٹھائے ہوئے تھے ان پر لکھا تھا کہ تعلیم کو قتل مت کیجئے۔ فیسیں عوام الناس پر ایک زہریلا بوجھ ہے۔ تعلیم کو ظالمانہ پابندیوں سے آزاد کیا جائے اور فیسوں میں اضافہ ہمیں منظور نہیں ہے۔ ہم اسے مسترد کرتے ہیں۔ ان طلباء نے سیاہ ماسک چہروں پر پہنے ہوئے تھے اور وہ تعلیمی افسران کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ اس کے بعد ایک جلوس نکالا گیا۔ جو شہر کی گلیوں میں سے گھومتا ہوا لوگوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا۔

حقیقت یہ ہے کہ ساری دنیا میں کوشش یہ کی جا رہی ہے کہ تعلیم کو بڑھاوا دینے کے لئے طالب علموں اور ان کے والدین پر کم سے کم بوجھ ڈالا جائے۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جن حکومتوں نے اس طرف توجہ دی ہے وہ زیادہ مقبول بھی ہو گئیں ہیں اور انہوں نے اپنے ملک کی بہتری کے سامان بھی مہیا کر لئے ہیں۔ تعلیم کا عام ہونا ملکی معیشت کے لئے بھی نہایت ضروری ہے اور ملکی وقار کے لئے بھی اور تعلیم عام اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ والدین پر کم سے کم بوجھ ڈالا جائے اور طلباء کو زیادہ سے زیادہ آسانیاں مہیا کی جائیں۔ اور ان کی تعلیم میں رکاوٹ ڈالنے والی کوئی چیز سامنے نہ آنے دی جائے۔

بعض ممالک میں ـــ اگرچہ ان کی تعداد کم ہی سہی ـــ تعلیم کے لئے والدین کو کوئی خرچ برداشت نہیں کرنا پڑتا۔ نہ فیسیں دینی پڑتی ہیں نہ بچوں کے لئے کتابیں خریدنی پڑتی ہیں۔ سب کچھ حکومت کی طرف سے دیا جاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسا کرنے کے لئے بے انداز فنڈز کی ضرورت ہے لیکن یہ بات بھی بلا خوف تردید کہی جا سکتی ہے کہ حکومت کے پاس جو فنڈز موجود ہوتے ہیں ان کا متوازن استعمال اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جن چیزوں کو زیادہ ضروری سمجھا جائے ان پر زیادہ خرچ کیا جائے۔ جہاں تک تعلیم کا تعلق ہے۔ غالباً ہم لوگ اس پر اتنا روپیہ نہیں خرچ کرتے جتنا کرنا چاہیئے۔ فیسیں بڑھانے کی بجائے فیسیں کم کرنے کا یہی طریق ہے کہ حکومت فنڈز مہیا کرے موجودہ صورت میں یہ بات کہاں تک ممکن ہے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ لیکن اپنی اس خواہش کا اظہار ضروری سمجھتے ہیں کہ جب بھی ممکن ہو اور جتنی جلدی ممکن ہو والدین کو تعلیم کے بوجھ سے فارغ کیا جائے اور حکومت طلباء کو ہر قسم کی سہولت مفت مہیا کرے۔ خدا کرے کہ ہمارا ملک ایسا کرنے میں کامیاب ہو جائے اور ہم بھی ان ملکوں کی صف میں کھڑے ہو کر اپنا سر بلند کر سکیں جو تعلیم پر ضرورت کے مطابق خرچ کرتے ہیں۔

ضروری اعلان

○ مکرم سجاد احمد صاحب ولد چوہدری سلام الدین صاحب جنجوعہ آف لالہ موسیٰ جو ماہ اپریل ۱۹۹۰ء تک دارالرحمت غربی میں رہائش پذیر تھے کے موجودہ ایڈریس کی نظارت امور عامہ کو ضرورت ہے اگر وہ خود پڑھیں تو فوراً نظارت سے رابطہ قائم کریں یا اگر ان کے رشتہ دار یا کسی دوست کو علم ہو تو نظارت کو اطلاع دیں۔

○ مکرم حاجی شیخ منیر احمد المعروف احمد کو اینڈ سنز ریلوے روڈ ربوہ کے موجودہ ایڈریس کی نظارت کو ضرورت ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں تو فوراً نظارت سے رابطہ قائم کریں یا اگر ان کے کسی رشتہ دار یا کسی دوست کو علم ہو تو نظارت کو اطلاع دیں۔

(ناظر امور عامہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ برطانیہ کے
۲۵ویں جلسہ سالانہ کا پروگرام

نوٹ: جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۰ء سے واپس آنے والے احباب سے بہت سے دوست استفسار کرتے ہیں کہ جلسہ پر کیا کیا ہوا۔ ان کی آگاہی کے لئے جلسہ کا پروگرام ذیل میں دیا جاتا ہے۔

جمعہ : ۲۷ جولائی ۱۹۹۰ء

۲،۰۰ جمعہ اور عصر کی نماز

۳،۴۰ لوائے احمدیت لہرایا جائے گا۔

افتتاحی اجلاس

۳،۴۵ تلاوت قرآن کریم۔ اردو ترجمہ

۴،۰۰ اردو نظم

۴،۰۵ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب

دعا

پہلا اجلاس

۵،۳۰ خدا کا وجود۔ تقریر مکرم مظفر کلارک صاحب

۶،۰۰ اردو نظم

۶،۰۵ غیر ملکی نمائندگان کا خطاب

۶،۱۵ حضرت بانیٔ سلسلہ کا اللہ تعالیٰ پر کامل یقین اور اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور اقبال کا نزول تقریر: مولانا عطاء المجیب راشد صاحب

ہفتہ ۲۸ جولائی ۱۹۹۰ء

دوسرا اجلاس

۱۰،۰۰ تلاوت قرآن کریم بمعہ اردو ترجمہ

۱۰،۱۰ اردو نظم

۱۰،۱۵ حضرت بانیٔ سلسلہ کے دو رفقاء کی سیرت۔ (حضرت چوہدری فتح محمد سیال۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان) تقریر از مکرم آفتاب احمد خاں۔ امیر جماعت احمدیہ برطانیہ

۱۰،۴۵ غیر ملکی نمائندگان کی تقاریر

۱۰،۵۵ نظام خلافت کی برکات تقریر از مولانا بشیر احمد خان رفیق۔ ایڈیشنل وکیل التصنیف

۱۱،۲۵ اردو نظم

۱۱،۳۰ روزمرہ کی زندگی کے بارے میں دینی تعلیم تقریر از مکرم ڈاکٹر حمید احمد خان۔ برطانیہ

۱۲،۰۰ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کا خطاب (جلسہ گاہ خواتین سے ریلے کیا جائے گا)

تیسرا اجلاس

۳،۰۰ تلاوت و ترجمہ قرآن مجید۔

۳،۱۰ القصیدہ

۳،۲۰ اردو نظم

۳،۳۰ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب۔

اتوار ۲۹ جولائی ۱۹۹۰ء

چوتھا اجلاس

۱۰،۰۰ تلاوت و اردو ترجمہ قرآن کریم

۱۰،۱۰ اردو نظم

۱۰،۱۵ کمیونسٹ دنیا میں اشاعت دین حق تقریر از مولانا نسیم مہدی۔ امیر جماعت کینیڈا۔

۱۰،۴۵ غیر ملکی نمائندگان کی تقاریر

۱۱،۰۵ مغربی ممالک میں رہنے والوں کے لئے دینی اقدار کی حفاظت تقریر از برادر مظفر احمد ظفر۔

۱۱،۳۵ اللہ کی راہ میں قربانی دینے والے مخلصین احمدیت تقریر از شیخ ناصر احمد صاحب۔ سوئٹزرلینڈ۔

۱۲،۰۵ اردو نظم

۱۲،۱۰ غیر ملکی نمائندگان کی تقاریر۔

۱۲،۳۰ قرآن کریم کی اخلاقی، ثقافتی اور سیاسی اہمیت تقریر از قاضی مسعود احمد امریکہ

۱،۰۰ غیر ملکی نمائندگان کی تقاریر۔

آخری اجلاس

۳،۰۰ تلاوت و ترجمہ اردو قرآن کریم

۳،۱۰ القصیدہ

۳،۲۰ اردو نظم

۳،۳۵ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) کا اختتامی خطاب۔

دُعا

نوٹ: (۱) پہلے اجلاس کی کارروائی دعا کے فوراً بعد شروع ہو جائے گی۔

(۲) جلسہ کی تمام تر کارروائی کا ترجمہ ساتھ ساتھ انگریزی۔ عربی۔ فرانسیسی۔ جرمن۔ انڈونیشین اور بعض دیگر زبانوں میں پیش کیا جائے گا۔ جو احباب اس سہولت سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہوں وہ شعبہ ترجمانی سے رابطہ کریں۔

(احمدیہ بلیٹن۔ جولائی/اگست ۱۹۹۰ء)

چھوڑو غرور و کبر کہ تقویٰ اسی میں ہے
ہو جاؤ خاک مرضیٔ مولا اسی میں ہے
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مرزا خلیل احمد قمر

جاپانیوں کی طویل عمری کا راز

طویل عمری اور صحت کے لئے دواؤں کے علاوہ کس قسم کے ماحول کی ضرورت ہے جاپانیوں کے عرصہ حیات میں اضافے پر ایک رپورٹ۔

برطانیہ کے طبی جریدے میں شائع ہونے والی اس رپورٹ کا عنوان ہے کہ جاپانی اتنی طویل عمر تک کیوں زندہ رہتے ہیں اور رپورٹ دو مصنفین نے مل کر تیار کی ہے۔ پروفیسر مائیکل ناڈ موڈ جن کا تعلق یونیورسٹی کالج آف میڈیکل سکول سے ہے۔ ڈیوے دی سمتھ جو لندن سکول آف ہائیجین ٹرافی آف میڈیسن سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان دونوں سائنسدانوں کے مطابق جاپانیوں نے گذشتہ کئی سالوں کے دوران اپنے زندہ رہنے کی متوقع عمر میں حیرت انگیز اضافہ حاصل کر لیا ہے۔ رپورٹ میں درج اعداد و شمار کے مطابق ۱۹۶۵ء میں پیدا ہونے والے جاپانی بچے کی متوقع عمر ۷۰ سال تھی جبکہ برطانیہ میں اس وقت تقریباً ۷۱ سال تھی۔ لیکن دو عشروں کے بعد برطانیہ کی یہ برتری جاتی رہی۔ ۱۹۸۶ء میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ جاپانی لوگ برطانوی لوگوں کی نسبت ۴ سال زیادہ زندہ رہتے ہیں لہٰذا سوال پیدا ہوتا ہے کہ جاپانیوں کی طویل عمری کا راز کیا ہے۔ کیا دوسرے ممالک بھی اس سے سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ان سوالوں کا کوئی ایک واحد جواب نہیں ہے جاپان میں لوگوں کے مرنے کی بڑی بڑی وجوہات برطانیہ سے مختلف ہیں۔ برطانیہ میں بڑے بڑے جان لیوا مرض یہ ہیں۔ دل کی بیماریاں پھیپھڑوں اور سینے کے امراض اموات کا بڑا سبب ہیں۔ جاپان میں پیٹ کا سرطان فالج۔ خودکشی جگر کی بیماریاں اور پیدائش کے دوران بچوں کی اموات ہیں۔ جاپانیوں کی طویل عمری کی وضاحت کچھ خوراک کے ذریعے کی جا سکتی ہے جاپانی لوگوں کی سادہ غذا ہے۔ تازہ ابلی مچھلی اور ابلے چاول جن میں پروٹین وافر مقدار میں ملتا ہے۔ مچھلی کا تیل جس کے بارے میں آپ کو علم ہے کہ دل کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے اور نشاستے کے مضر اثرات سے بچاتا ہے جاپانی غذا میں نمک کا استعمال زیادہ کرتے ہیں جو پیٹ کے سرطان اور فالج کا سبب بنتا ہے۔ برطانوی مقابلتاً نمک بہت کم کھاتے ہیں مچھلی کی جگہ وہ گائے کا گوشت کھاتے ہیں جس میں غیر صحت مند چکنائی ہوتی ہے۔ برطانیہ کے لوگوں کی غذا میں نشاستے کی زیادہ تر مقدار کا عنصر آلوؤں اور ڈبل روٹی تک محدود رہے جو کہ عام طور پر تلنے یا کھانے کے ساتھ مکھن یا مارجرین کی صورت میں جسم میں داخل ہوتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق برطانوی غیر صحت مند چکنائی جاپانیوں کی نسبت تین گنا زیادہ مقدار میں کھاتے ہیں جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ دل کی بیماریوں کے واقعات برطانیہ میں کیوں زیادہ ہوتے ہیں۔ لیکن جو بات سمجھ میں نہیں آتی وہ یہ ہے کہ اگر جاپان میں تمباکو نوشی کے عادی افراد کی تعداد برطانیہ کی نسبت دوگنی ہے تو جاپان میں پھیپھڑے کے سرطان کے امراض کی تعداد برطانیہ سے ایک تہائی سے بھی کم کیوں ہے۔ جبکہ عالمی ادارہ صحت کے مطابق پھیپھڑوں کے سرطان کے ۸۰٪ سے ۹۰٪ واقعات کا سبب تمباکو نوشی ہے۔ گذشتہ بیس سال کے اس جائزے کے عرصے میں جبکہ جاپانیوں کے طویل عمری کی بات سامنے آئی ہے۔ جاپانیوں کی خوراک میں واحد بہتری یہ رونما ہوئی ہے کہ انہوں نے نمک کا استعمال کم کر دیا ہے۔ اس سے پیٹ کے سرطان اور فالج کے کیسز ۱۹۶۰ء کے بعد نسبتاً کافی کم ہو گئے ہیں۔ لیکن ان بیماریوں سے اموات کی شرح میں کمی کا مطلب یہ تو نہیں ہو سکتا کہ جاپانیوں کی عمروں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ دونوں سائنسدانوں نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ طویل عمری کا ایک سبب اقتصادی خوشحالی بھی رہا ہے جس سے عام جاپانیوں کی صحت میں کافی تبدیلی آگئی ہے۔ جس سے برطانیہ محروم رہا ہے۔

نابینا بھی اخبار پڑھ سکتے ہیں

بینائی سے محروم افراد کو لکھنے پڑھنے کی سہولت بہم پہنچانے پر یورپین ممالک میں بہت کام ہو رہا ہے۔ پہلے نابینا افراد کو تعلیم دینے کیلئے بریل سسٹم ایجاد کیا گیا۔ اس سسٹم میں تحریر کے الفاظ ابھرے ہوتے ہیں جن پر ہاتھ پھیرنے سے نابینا افراد پڑھ لیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مزید کام ہوا ہے۔ اب برطانیہ کی گورنمنٹ نے نابیناؤں کے لئے یومیہ اخبار پڑھنے کا انتظام کر دیا ہے۔ یہ اخبار ٹیلی ویژن کے نیٹ ورک کے ذریعہ ارسال کیا جاتا ہے۔ اور گھر میں لگے ہوئے کمپیوٹر کے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قریشی عبدالحلیم شرر۔ ایم اے

بیڈمنٹن

خدا تعالےٰ نے انسان کی روحانی ترقی اور نشوونما کے ساتھ ساتھ اس کی جسمانی ترقی اور نشوونما کے لئے اسے مختلف قویٰ عطا فرمائے ہیں۔ مثلاً انسانی اعضاء کی بناوٹ ایسی حیرت انگیز رکھی ہے کہ دل بے اختیار اللہ کی ستائش اور حمد کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے۔ یہ جسمانی بناوٹ کی ترتیب ہی ہے کہ جس سے انسان مختلف جسمانی ورزشیں کرتا ہے اور تفریح حاصل کرتا ہے۔

ایسے ہی کھیل اتنا پرانا ہے جتنا کہ انسان کی پیدائش۔ مختلف وقتوں میں کھیلوں کی مختلف صورتیں رہیں جن میں وقت کے ساتھ ساتھ تبدیلیاں بھی ہوتی رہیں۔

بیڈمنٹن ایک بہت ہی خوبصورت اور پُرکشش کھیل ہے۔ جس میں مہارت۔ فٹ ورک اور ذہن کا بہت دخل ہے۔ اس کھیل کا آغاز بڑے دلچسپ انداز میں ہوا۔ انگلستان میں ایک مضافاتی علاقہ ہے جس کا نام بیڈمنٹن ہے وہاں پر ایک رات دعوت کے بعد بارش ہونے لگی تو مہمانوں نے سردی سے بچاؤ کی خاطر آتش دان کی طرف سرکنا شروع کر دیا۔ کسی نے شغل کے طور پر ایک رسی لی اس کا ایک سرا ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا اور دوسرا دوسرے ستون کے ساتھ باندھ دیا پھر شراب کی بوتلوں کے کارک میں کچھ تنکے گاڑ کر ایک پھول نما شے تیار کر لی۔ ریکٹ کی جگہ انہوں نے پلیٹ کے نیچے رکھنے والے کارک کے پیڈ اٹھا لیے وہیں سے کسی منچلے نے رسی پر دستر خوان لٹکا دیا اور اس طرح کارک کی بنی ہوئی اس "چڑیا" کو ان پیڈوں کے ساتھ ایک طرف سے دوسری طرف پھینکنا شروع کر دیا۔ جتنی دفعہ چڑیا زمین پر گرتی اسے شمار کیا جاتا۔ دیکھتے دیکھتے دوسرے لوگ بھی اس شغل میں شامل ہو گئے۔ اس کے بعد کسی اور موقع پر ان لوگوں نے جو گذشتہ دعوت میں موجود تھے تجویز پیش کر دی کہ وہی کھیل کھیلا جائے جو بیڈمنٹن میں کھیلا گیا تھا۔ چنانچہ اسی طریقہ سے اسے دوبارہ کھیلا گیا اس طرح اس کھیل کا آغاز ہوا۔

پونا (ہندوستان) ایک فوجی چھاؤنی تھی۔ وہاں پر بھی اسی طرح کا کھیل کھیلا گیا لیکن وہاں اس کا نام پونا رکھا گیا۔ وقت گذرتا گیا اور انسان کی جدت پسندی نے اس پونا نے کھیل کو آج کی بیڈمنٹن بنا دیا جو آج پوری دنیا میں کھیلا جارہا ہے۔

ہندوستان میں تقسیم سے پہلے بیڈمنٹن کے اچھے کھلاڑی گذرے ہیں۔ مردوں کی دیکھا دیکھی عورتوں نے بھی اس کھیل کو اپنا لیا۔ بعد میں ہندوستان میں انڈیا چیمپئن شپ کا باقاعدہ آغاز ہوا جس میں لاہور کے کھلاڑی ہمیشہ نمایاں رہے۔ ان میں لوئیس اور کرتار سنگھ کے نام قابل ذکر ہیں۔

تقسیم برصغیر پاک و ہند کے بعد پاکستان میں ۵۳-۱۹۵۲ میں باقاعدہ پنجاب بیڈمنٹن ایسوسی ایشن اور پھر ۱۹۵۳ء میں پاکستان بیڈمنٹن کا قیام عمل میں آیا۔ مکرم سلطان ایف حسین صاحب اس کے پہلے جنرل سیکرٹری بنے ۱۹۵۳ء میں سلطان ایف حسین اور جی ہزارے نے تنظیم کا آئین مرتب کیا۔ اس فیڈریشن کے زیر اہتمام ۱۹۵۳ء میں پہلی نیشنل بیڈمنٹن چیمپئن شپ لاہور میں ہوئی جس میں پورے ملک کے کھلاڑیوں نے حصہ لیا مردوں کے سنگل میں شمشاد علی اور لطیف گنائی بالترتیب اول اور دوم رہے۔ ارشاد۔ اکرم بیگ۔ نذیر راجپوت۔ مسعود خان۔ نقی محسن۔ صلاح الدین اپنے دور کے مشہور بیڈمنٹن چیمپئن تھے۔ عورتوں میں مسز حسین، ایلسی ہنٹ، مسز جمیل اپنے اپنے دور میں کافی مقبول رہیں۔

بیڈمنٹن ساری دنیا میں ایک ہی ضابطے اور یکساں ساز و سامان کے ساتھ کھیلا جاتا ہے۔ نظم و ضبط اور یکسانیت کو برقرار رکھنے کے لئے نگران تنظیموں کا وجود بہت ضروری ہے۔ ۱۸۵۳ء تک اس کھیل کی کوئی باضابطہ مرکزی تنظیم نہیں تھی۔ ۱۹۳۴ء میں انٹرنیشنل بیڈمنٹن فیڈریشن کا قیام عمل میں آیا جس کے ساتھ مختلف ملکوں کی تقریباً پچاس کے قریب تنظیموں کا الحاق ہے۔ اس فیڈریشن کی ہر سال میٹنگ ہوتی ہے۔ اس موقع پر قواعد و ضوابط بھی زیر بحث آتے ہیں۔ اور ایسے بین الاقوامی مقابلوں کے متعلق اہم فیصلے کئے جاتے ہیں جن کا اہتمام یہ ادارہ کرتا ہے۔ اگر کوئی قاعدہ تبدیل کرنا مقصود ہو تو اس کیلئے ایوان میں موجود دو تہائی ووٹوں کی اکثریت ضروری ہے۔

تمام دنیا میں یہ کھیل بڑے شوق سے کھیلا جاتا ہے۔ لیکن کرکٹ۔ فٹ بال۔ ہاکی کی طرح بیڈمنٹن کے کھلاڑی غیر ممالک کے زیادہ دورے نہیں کرتے۔ البتہ بین الاقوامی مقابلوں کا اہتمام کیا جاتا ہے جن میں بہت سے ملکوں کی نمائندہ ٹیمیں حصہ لیتی ہیں۔ لندن میں ہر سال ہونے والی آل انگلینڈ چیمپئن شپ (جو ۱۸۹۹ء سے جاری ہے) سب سے پرانی چیمپئن شپ ہے۔

بیڈمنٹن کا کھیل
The Game of BADMINTON

بیڈمنٹن کے سنگلز (Singals) کے مقابلوں میں دو اور ڈبلز (DOUBLES) کے مقابلوں میں چار کھلاڑی حصہ لیتے ہیں۔ کھلاڑی کو شٹل اپنے ریکٹ کے ذریعہ نٹ کے اوپر سے مخالف کورٹ میں کسی ایسی جگہ پھینکنا ہوتا ہے جہاں دوسرا کھلاڑی نہ پہنچ سکے یا وہ نٹ میں شٹل پھنسا دے۔ کھلاڑی یا اس کا ساتھی اپنی اس کوشش میں کامیاب ہو جائے تو اسے ایک پوائنٹ مل جاتا ہے۔ جو کھلاڑی مطلوبہ پوائنٹس حاصل کر لیتا ہے وہ جیت جاتا ہے۔ ایک میچ تین گیموں پر مشتمل ہوتا ہے۔

شٹل بہت ہلکی ہوتی ہے بیڈمنٹن کے لئے ہال کو ترجیح دی جاتی ہے تاکہ تیز ہوا شٹل کی حرکت پر اثر انداز نہ ہو سکے۔ ایک اچھے کھلاڑی کی یہ خوبی ہوتی ہے کہ وہ بلے کو مناسب اور درست استعمال کرکے شٹل کی رفتار میں تیزی پیدا کرے تاکہ مخالف کورٹ میں کسی ایسی جگہ پھینکے جہاں سے وہ واپس نہ آ سکے۔ کامیاب کھلاڑی بننے کے لئے چست، چالاک، صحت مند جسم ہونا بہت ضروری ہے اس طرح پاؤں اور ٹانگوں کی حرکت کا ماہرانہ استعمال بھی اس کھیل میں بہت اہمیت رکھتا ہے معیاری کھیل کے پیش نظر زیادہ تر اس کھیل کے لئے لکڑی کا کورٹ استعمال کیا جاتا ہے لیکن اگر فرش اچھا ہو اس پر پھسلنے کا ڈر نہ ہو تو وہ بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ شٹل کے سفید رنگ کے پیش نظر فرش دیواریں اور چھت کسی گہرے رنگ کے ہونے چاہئیں۔

پوسٹس (ستون) POSTS

پوسٹس یا ستون فرش کی سطح سے ۵ فٹ ایک انچ بلند ہونے چاہئیں۔ ان کا مضبوط ہونا ضروری ہے تاکہ نٹ کسا رہے سائڈ لائن کے اوپر ہونے کی وجہ سے ستون کورٹ کے اندر ہی سمجھے جاتے ہیں۔

نیٹ NET

نیٹ کسی گہرے رنگ کا ہونا چاہئیے ہمارے ہاں عام طور پر سوت کی رسیوں کا بنا ہوا نیٹ استعمال ہوتا ہے نیٹ ایک ستون سے دوسرے تک بالکل کسا ہوا ہونا چاہئیے۔ لیکن نیٹ کا 0.76 میٹر یا 2 فٹ 6 انچ نیچے کی طرف لٹکنا ضروری ہے۔ نیٹ کی اونچائی درمیان میں زمین سے ۵ فٹ ایک انچ یا 1.55 سم ہوتی ہے۔

شٹل (چڑیا)

چڑیا بہت نازک ہوتی ہے اور عموماً وزن میں ایک اونس کا پانچواں یا چھٹا حصہ ہوتی ہے۔ یہ بطخ کے پندرہ یا سولہ پروں سے بنتی ہے اس کو گول کارک میں لگا کر کارک پر پتلا سا چمڑا چڑھا دیا جاتا ہے۔ مختلف حالات اور موسموں کے فرق کے لحاظ سے شٹل مختلف بنائی جاتی ہے۔ ابر آلود اور صاف مطلع بھی ہال پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس وجہ سے شٹل بھی متاثر ہوگی۔

لباس

بیڈمنٹن میں ایسا لباس ہونا چاہئیے جس میں حرکت کرتے وقت دقت نہ ہو مردوں کے لئے سفید بنیان یا ٹی شرٹ اور سفید نیکر مناسب ہے عورتوں کے لئے سفید قمیص یا فراک اور سفید شلوار عام طور پر پسند کیا جاتا ہے۔ کھیل کے لئے جوتے بھی آرام دہ ہونے چاہئیں۔

کھیل میں بے ضابطگیاں
FAULTS IN PLAY

بیڈمنٹن میں درج ذیل امور بے ضابطگیاں کہلاتے ہیں۔ یہ کہ کھلاڑی۔

(۱) نٹ کے اوپر سے شٹل واپس پھینکنے میں ناکام رہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) جب شٹل کھیل میں (IN PLAY) ہو، نیٹ ، نیٹ کے ستون یا کپڑے کی رسی میں بلاّ مار دے۔ کھلاڑی کا بلاّ جسم یا لباس سے چھو جائے۔

(۳) اپنی طرف (اپنے کورٹ میں) شٹل پہنچنے سے پہلے اس پر بلاّ مار دے۔

(۴) جسم یا لباس شٹل سے چھو جائے۔

(۵) مدِ مقابل کی کورٹ میں بلاّ پھینک دینا۔

(۶) دو مرتبہ شٹل کو سٹرائیک کرے۔

شٹل کا بلّے کی لکڑی پر لگنا فالٹ نہیں۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

ذریعے سنا جاسکتا ہے۔ مشینی آواز اخبار پڑھ کر سناتی ہے برطانیہ کے گارجین اخبار نے نابیناؤں کے لئے روزنامے کے اس تجربے میں حصہ لیا ہے۔ اخبار کو ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے ذریعے ٹیلی ویژن کی مدد سے نابینا لوگوں کے گھروں میں کمپیوٹر تک پہنچایا جاتا ہے۔ نابینا شخص کو صرف یہ کرنا ہوتا ہے کہ پروگرام شروع کرنے سے قبل اپنے کمپیوٹر کو تیار کرے کہ اخبار اس کے اندر ریکارڈ ہو جائے۔ اسکے بعد اخبار کو پڑھنا بہت آسان ہے۔ نابینا شخص بڑی آسانی سے مشینی آواز کے ذریعے مختلف خبروں کی سرخیاں سن لیتا ہے اور جو خبر وہ تفصیل سے سننا چاہتا ہے اسے بھی سن سکتا ہے۔ باقی سب خبروں کی سرخیاں سن کر ان کو نظر انداز کرسکتا ہے۔ برطانیہ کے نابینا لوگ چونکہ مشینی آواز سے پہلے ہی مانوس ہیں اسلئے ان کو آواز سمجھنے میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

اعلان گمشدگی

○ ۱۲ ستمبر ۱۹۹۰ء کو ایک کالے رنگ کا پرس گولبازار میں کہیں گر گیا ہے۔ جس میں ۱۳۰ روپیہ اور کامران کے نام کا شناختی کارڈ تھا۔ جس کو ملا ہو براہ مہربانی مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچا دیں۔

کامران پراچہ
مکان نمبر ۸/۱۶، دارالرحمت وسطی
القدوس منزل ربوہ

"اپنے نفس کو خدا کے حضور اور چھوٹا کرو۔"
(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۶۷۹/

میں رانا احسان اللہ خان ولد رانا محمد شریف خان قوم راجپوت پیشہ زراعت۔ عمر ۳۶ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن وسن کے چیمہ۔ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ جون ۱۹۹۰ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰۰ روپے ماہوار بصورت گذارہ از والد صاحب مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ رانا احسان اللہ خان وسن کے چیمہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر ۱ عبدالحمید خان مربی سلسلہ وصیت ۲۲۵۶۲/ گواہ شد نمبر ۲ رانا محمد شریف خان والد موصی۔

مسل ۲۷۶۸۰/

میں ناصر رشید فاروقی ولد عبدالرشید صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۲ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن ۱۹/۲۱ دارالرحمت شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۹۰ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۳,۸۰۵ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد:۔ ناصر رشید فاروقی ولد عبدالرشید صاحب ۱۹/۲۱ محلہ دارالرحمت شرقی و ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ مظفر احمد وصیت ۲۳۳۳۸/۔ گواہ شد نمبر ۲ عبدالشکور جاوید وصیت ۲۱۱۲۳/۔

مسل ۲۷۶۸۱/

میں ناصرہ بیگم زوجہ نیک محمد صاحب قوم وریاہ۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۱ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن ۱۲/۱ فیکٹری ایریا ربوہ۔ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ مارچ ۱۹۹۰ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ زیورات طلائی ۶ تولہ مالیتی -/۱۸,۰۰۰ روپے ۲۔ سلائی مشین مالیتی -/۱,۰۰۰ روپے ۳۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/۵,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲,۰۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ:۔ ناصرہ بیگم زوجہ نیک محمد ۱۲/۱ فیکٹری ایریا ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ صالح محمد وصیت ۲۳۱۱۵/۔ گواہ شد نمبر ۲ احمد خان وصیت ۱۶۸۰۶/۔

مسل ۲۷۶۸۲/

میں ذکیہ بیگم زوجہ قیصر محمود قوم قریشی۔ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۵ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن ۶/۱۳ دارالصدر جنوبی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۹۰ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیورات وزنی ۵۰ گرام مالیتی -/۱۵,۲۵۰ روپے ۲۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم -/۱۰,۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد (-/۲۰۰) روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ:۔ ذکیہ بیگم زوجہ قیصر محمود ۶/۱۳ دارالصدر جنوبی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱: قیصر محمود خاوند موصیہ وصیت ۲۵۲۰۲/۔ گواہ شد نمبر ۲: قریشی محمد انور وصیت ۱۶۹۱۱/۔

روحانی خزائن کا مطالعہ

ہم میں سے ہر ناصر کو اپنے علم و فضل میں اضافہ کرتے رہنا چاہئے۔ ایک ایمان لانے والے کی شان یہی ہے کہ اس کے دو دن ایک جیسے نہیں ہوتے۔ اس کا ہر نیا دن گزرے ہوئے دن کی نسبت زیادہ بہتر اور زیادہ بلند شان کا حامل ہونا چاہئے اس کے لئے مطالعہ قرآن کریم۔ احادیث مبارکہ لازمی ہے اور روحانی خزائن کی مقررہ کتب کا باقاعدگی سے مطالعہ ناگزیر ہے ہر ناصر کے سرہانے کے پاس مقررہ کتاب روزانہ مطالعہ کے لئے موجود رہنی چاہیئے

ہر ناصر کی صبح کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ اور تفسیر کے مطالعہ سے ہونا چاہیئے اور دن بھر کی بھاگ دوڑ کے بعد رات کو سونے سے قبل آدھ پون گھنٹہ روحانی خزائن کی مقرر کردہ کتاب کا مطالعہ ہر ناصر کی روزانہ زندگی کا معمول ہونا چاہیئے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضمیمہ نتیجہ امتحان انصار اللہ سہ ماہی اول ۱۹۹۰ء

ماہنامہ انصار اللہ جولائی ۱۹۹۰ء (ضمیمہ) کے صفحہ ۴ پر قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان کے زیر اہتمام منعقدہ امتحان سہ ماہی اول میں نمایاں پوزیشن / خصوصی گریڈ لینے والے اسمائے گرامی شائع ہونے تک شرکاء کی تعداد ۱۷۵۸، تھی۔ بعض جائز وجوہ کی بناء پر تاخیر سے موصول ہونے والے پرچوں کی تعداد ۲۱۳۰، تک ہو چکی ہے۔ لہٰذا نتیجہ قسط دوم دی جا رہی ہے اور اس امتحان میں جن انصار نے نمایاں ذوق شوق اور بڑی توجہ اور محنت سے پرچے حل کر کے خصوصی گریڈ حاصل کیا۔ ان کے نام بغرض دعا و ریکارڈ درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مکرم میاں محمد نصیر الدین صاحب ـــــ اسلامیہ پارک ۔ لاہور
۲۔ " محمد اسلم شریف صاحب ـــــ حسن آباد ۔ ملتان
۳۔ " بشیر احمد صاحب زاہد ـــــ اصغر مال راولپنڈی
۴۔ " قریشی محمد عبد اللہ صاحب ہاشمی ـــــ دار الرحمت وسطی ربوہ
۵۔ " میجر محمد نذیر بھٹی صاحب ـــــ شمالی چھاؤنی لاہور
۶۔ " مرزا غلام احمد صاحب ـــــ دار الصدر ربوہ
۷۔ " محمد منظور احمد خان صاحب ـــــ گڑھی شاہو لاہور
۸۔ " شیخ بشارت احمد صاحب ـــــ احمد نگر ربوہ
۹۔ " محمد الدین صاحب ـــــ دھرم پورہ لاہور
۱۰۔ " محمد سرور صاحب ایڈوو ـــــ انور آباد ضلع لاڑکانہ سندھ

ان سب دوستوں کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک کتاب بطور انعام بھجوائی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب انصار کو یہ اعزاز مبارک کرے اور علم و معرفت میں مزید ترقی عطا کرے۔

تصحیح:۔ ماہنامہ انصار اللہ (ضمیمہ) جولائی میں شائع شدہ فہرست اسماء میں سیریل نمبر ۱۰، پر صحیح نام مکرم پیر فضل الرحمٰن صاحب سانگھڑ سندھ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ۔ ربوہ)

خون کا عطیہ دے کر انسانیت کی خدمت کریں

(نظامت خدمت خلق)

نرینہ اولاد سے محروم۔ بے اولاد۔ اٹھرا، سوکھا، گرمی، گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت

رجسٹرڈ

مشہور دواخانہ

زیر نگرانی

حکیم عبد الحمید اعوان

ابن

حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ ۔ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۔ ۰۴۳۱

برانچیں

ربوہ : اقصیٰ چوک نزد ٹیلر بکس
ملتان : نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ : تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی : محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کے لئے / انتظام کے ساتھ

خبریں

ملکی خبریں

○ جنرل ہیڈ کوارٹرز میں پاک فوج کے کور کمانڈروں کی دو روزہ اہم کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔ اس کی صدارت چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ کریں گے۔

○ وفاقی وزیر صنعت چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ امریکہ یاد رکھے کہ پاکستان اور امریکہ دونوں ایک دوسرے کی ضرورت ہیں۔ انہوں نے امریکی سفیر مسٹر اوکلے کے رویے کو ڈپلومیٹ جیسا نہیں بلکہ بیورو کریٹ جیسا قرار دیا ہے۔

○ سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سارے "گھوڑوں" کو اسلام آباد میں چرنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ صدر اسحٰق ہر آمر کے ساتھی رہے ہیں۔ انہیں صدارت کی کرسی پر ہم نے بٹھایا لیکن وہ سب سے زیادہ دکھی بھی مجھ ہی سے ہیں۔ انہوں نے صدر اور سابق وزیر اعظم جونیجو پر مالی بدعنوانی کے الزامات عائد کئے۔

○ اسلامی جمہوری اتحاد کے جنرل سیکرٹری پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ نگران حکومت صفر ہے اگر حالات نہ بدلے تو مارشل لاء کا نام لیا جائے گا۔

○ ساہیوال ضلع سرگودھا میں دو مذہبی گروپوں میں تصادم کے بعد کرفیو نافذ کر دیا گیا اور ۵۰، افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے صدر سردار عبد القیوم خان نے کہا ہے کہ آزاد کشمیر حکومت کی تبدیلی ناگزیر ہو گئی ہے۔

○ واپڈا نے اپیل کی ہے کہ شام ساڑھے سات بجے کے بعد تجارتی مراکز اور دکانیں بند کر دی جائیں۔

○ پاکستان نے روس اور سعودی عرب کے درمیان سفارتی تعلقات قائم ہونے پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔

○ پاکستان بھر میں سٹیٹ بنک میں دو گھنٹے کی ہڑتال کی گئی۔ تمام بنکنگ سرگرمیاں تعطل کا شکار ہو گئیں۔

غیر ملکی خبریں

○ امریکی فضائیہ کے سربراہ کو فوری طور پر برطرف کر دیا گیا ہے۔ ان پر ایک بیان میں عراق پر بمباری اور صدر صدام حسین کو ہلاک کرنے کا منصوبہ ظاہر کرنے کا الزام ہے۔

○ ہندوستان نے الزام لگایا ہے کہ آرمی انٹیلی جنس کے افسران اور افغان مجاہدین کشمیر میں جمع ہو کر بھارتی حکومت کے خلاف کارروائیاں کر رہے ہیں۔

○ نیویارک میں پاکستانی سفیر نے کہا ہے کہ سعودی عرب کی سلامتی پاکستان کی سلامتی سے وابستہ ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر کا شہر سوپور خونریز جھڑپوں کے بعد فوج کے حوالے کر دیا گیا۔

○ امریکہ عراق کے خلاف فوجی کارروائی پر غور کر رہا ہے۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ کارروائی اسی طرح کی جائے گی جس طرح پانامہ میں پچھلے سال کی گئی۔ سفارتی حلقوں کا خیال ہے کہ امریکہ کا مقصد صدر صدام کو گرفتار کرنا ہے۔

○ عراقی فوجیوں نے ۲۰ سال کی عمر تک کے کویتی نوجوانوں کو سرحد پار جانے سے روک دیا ہے۔ اقوام متحدہ میں کویت کے نمائندہ نے الزام لگایا ہے کہ عراقی فوجی کویت کے باشندوں کو زبردستی ان کے گھروں سے نکال رہے ہیں اور انکار کرنے والوں کو گرفتار کیا جا رہا ہے۔

پتہ